

بائبل مقدس کے پیغامات دیکھنا، سیکھنا، اور عمل کرنا۔

پادری فیصل جان: از گریس بائبل چرچ پاکستان

خداوند کا کلام ہم سب کے لیے آئینہ ہے، اس لیے ہم اس میں سے تین باتوں کے بارے میں سیکھے گے۔ دیکھنا، سیکھنا اور عمل کرنا۔

جیسا کہ ہم خداوند کے کلام میں سے تین باتوں کو سیکھ رہے ہیں دیکھنا، سیکھنا، اور عمل کرنا۔ پچھلے پیغام میں ہم نے سیکھا تھا کہ گیتوں، زبوروں اور مزامیروں کے ذریعے ہم خداوند کی پرستش اور اس کی عبادت کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم سب کے لئے خداوند یسوع مسیح کی خواہش ہے کہ ہم سب اس کے ہم شکل بنے۔ آج ہم خداوند کے کلام میں سے سیکھے گے ہم کس طرح دعا کے وسیلہ سے، مناجات کے وسیلہ سے، ایک دوسرے کے لئے شفاعت کرنے کے وسیلہ سے خدا کی پرستش یا عبادت کر سکتے ہیں۔

1- دعا کرنے سے ہم خدا کی پرستش کر سکتے ہیں

" اور رسولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دعا کرنے میں مشغول رہے۔"

(اعمال 2:42)

جب ہم اس واقع کو پڑھتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ ابھی ابھی خداوند کے بندہ پطرس نے کلام دیا ہے، اور اس کلام کے وسیلہ سے اسرائیلیوں کے دل پر چوٹ لگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے بھائیو! ہم کیا کرے کہ نجات پائے؟ تو خداوند کا بندہ پطرس ان کو کہتا ہے کہ توبہ کرو گناہوں کی معافی حاصل کرو اور مسیح یسوع کے نام پر پتسمہ لو، تو تم روح القدس انعام میں پاؤ گے۔ اور اسی طرح لوگ کلیسیا میں بڑھ رہے ہیں، وہ شمار میں زیادہ ہو رہے ہیں۔ ہر ایک ایماندار کے لئے چار باتیں بہت اہم ہیں جو خداوند کا بندہ اس حوالہ میں لکھتے ہوئے بیان کرتا ہے۔ جن میں سے پہلی بات ہے تعلیم پانا، دوسری بات ہے رفاقت رکھنا، تیسری بات ہے روٹی توڑنا اور چوتھی بات ہے دعا کرنا۔

اگر ان چار باتوں کو ہم اپنی مسیحی زندگی میں اپنائے تو یہ ایک بہت ہی بہترین عمل ہے۔ سو سب سے پہلی بات کہ یسوع مسیح کے بارے میں تعلیم پانا، یعنی رسولوں کی تعلیم کو سیکھنا۔ آج ہم سیکھے گے کہ اپنے ہاتھوں کو اٹھانے سے، دعا کرنے سے ہم خدا کی پرستش اور عبادت کر سکتے

ہیں۔

" اور ہر روز ایک دل ہو کر ہیگل میں جمع ہوا کرتے اور گھروں میں روٹی توڑ کر خوشی اور سادہ دلی سے کھانا کھایا کرتے تھے۔ (اعمال 2:46)

جب ہم اس آیت کو پڑھتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ انہوں نے کس طرح اپنے آپ کو اس بات کے لئے متفق کیا ہوا تھا۔ انہوں نے ان چاروں باتوں کو اپنی عادت بنا لیا تھا ڈاکٹروں کی تحریک کے مطابق ایک عادت چھوڑنے کے لئے 21 دن لگتے ہیں۔ اگر کسی کو نشے کی عادت ہے اور اگر وہ آدمی 21 دن تک اپنے نشے سے پرہیز کرے تو وہ اپنے نشے کو چھوڑ سکتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سکھا سکتا ہے کہ اس کے بعد اس نے کیا کرنا ہے۔ یہ ابتدائی کلیسیا کا رواج بن چکا تھا کہ وہ ہر روز ہیگل میں جمع ہوتے تھے اور اپنے گھروں میں روٹی توڑ کر خوشی سے اور سادہ دلی سے کھایا کرتے تھے۔ یہ ان کا دستور بن چکا تھا۔ کہ وہ روزمرہ کی زندگی میں ایک دل ہو کر ڈعا کرتے تھے۔

اسی طرح ہم یسوع مسیح کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ یسوع کی خواہش ہے کہ ہم اس کی مانند بنیں (لوقا 6:40)۔ اور ہر وقت ڈعا کرنے میں، رحم کرنے میں، تعلیم دینے میں، گواہی دینے میں، تابعداری کرنے میں، پیار کرنے میں، خدا کی مرضی کو پورا کرنے میں، جس طور سے یسوع مسیح لوگوں کو دیکھتا ہے اس طور سے لوگوں کو دیکھنے میں اور روحانی جنگ لڑنے میں تیار رہیں۔ سوڈا ایمانداروں کے لئے ایک بہت ہی زبردست ہتھیار ہے اس لئے ہمیں دعا کو اپنی زندگی میں اپنانے کی ضرورت ہے۔

"جب ڈعا کر چکے تو جس مکان میں جمع تھے وہ ہل گیا اور وہ سب رواققدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سناتے رہے (اعمال 4:31)

اس حوالہ میں ابتدائی کلیسیا کی صفت ملتی ہے کہ وہ ہر وقت دعا میں مشغول رہتے تھے۔ وہ ڈعا، کلام اور رفاقت میں مشغول رہے۔ ڈعا کے وسیلہ سے اور ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت رکھنے کے وسیلہ سے خداوند یسوع مسیح ان کی زندگی میں اپنے ایک وعدہ کو پورا کرتا ہے آپ سب کو یاد ہوگا کہ خداوند یسوع مسیح نے کہا تھا کہ میں جاتا ہوں اور تمہارے لئے ایک مددگار بھیجوں گا یعنی رواققدس جو مجھ سے سیکھ کر تمہیں سکھائے گا۔ اور اس حوالہ میں خداوند یسوع مسیح ان کی ڈعا کے وسیلہ ان کو رواققدس انعام میں دیتا ہے۔

"اور ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں ڈعا اور منت کرتے رہو اور اسی غرض سے جاگتے رہو کہ سب مقدسوں کے واسطے بلا ناعد ڈعا کیا کرو (افسیوں 6:18)

خداوند کا بندہ پولوس رسول بڑی ہی اہم بات ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں ذعا کیوں کرنی چاہیے۔ پولوس رسول ایک ایسی صفت کو بیان کرتا ہے جو ہر ایک مسیحی کے اندر ہونا ضرور ہے۔ یسوع مسیح ہمیں اپنی زندگی سے ذعا کی اہمیت کے بارے میں سکھاتا ہے، خداوند یسوع مسیح ہمیں سکھاتا ہے کہ ذعا کے وسیلہ سے بہت کچھ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور اس حوالہ میں خدا کا بندہ پولوس رسول خدا کے ہتھیاروں کے بارے میں بتاتا ہے۔ یعنی نجات کا خود، روح کی تلوار، ایمان کی سپر، صلح کی خوشخبری کے جوتے، راستبازی کا بکتر اور سچائی سے اپنی کمر گس کر۔ یہ تمام باتیں بتانے کے بعد پولوس رسول ایک بہت ہی اہم سچائی کو بیان کرتا ہے کہ جس ناکامی کا سامنا شاگردوں نے گتسمنی باغ میں کیا، ہمیں اُس ناکامی کا سامنا نہیں کرنا۔ اگر ہم اس واقع کو پڑھے تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ یسوع مسیح گتسمنی باغ میں ذعا کر رہا تھا اور اُس کے باقی شاگرد سو رہے تھے۔ اور یسوع مسیح واپس آ کر اُن سے کہتا ہے کہ کیا تم میرے ساتھ ایک گھنٹہ بھی نہ جاگ سکتے۔

اسی طرح پولوس رسول ہمیں سکھاتے ہوئے کہتا ہے کہ ہمیں ان کی طرح نہیں کرنا بلکہ ہر وقت ذعا کرتے رہنا ہے۔ اگر ہم یہودی رواج کو دیکھے تو یہودی ایک دن میں کم سے کم ایک سو سے زیادہ ذعائیں اپنے منہ سے گزارتے ہیں۔ وہ چلتے پھرتے ذعا کرتے ہیں۔ جب میں اسرائیل جا رہا تھا تو ہر پندرہ منٹ کے بعد ہر دس منٹ کے بعد کوئی نہ کوئی اٹھتا تھا اور یروشلیم کی طرف ہاتھ کر کے ذعا کرتا تھا۔

وہ فلائٹ تقریباً نو گھنٹے پینتالیس منٹ کی تھی اور اُس فلائٹ میں میں نے جتنوں کو دیکھا اُن میں سے ہر کوئی ذعا کر رہا ہے، کوئی شریعت کی کتاب کو پڑھ رہا ہے۔ اور وہ سب جہاز میں اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے دعا کر رہے تھے۔ اور یہودیوں میں آج ایک خاص بات ہے کہ وہ بلا ناغہ ذعا کرتے ہیں اور وہ روح میں ذعا کرتے ہیں۔ اور جب ہم ذعا کرے تو ہم نے صرف اپنے لئے ہی ذعا نہیں کرنی بلکہ دوسروں کے لئے بھی ذعا کرنی ہے۔

اس لئے ہمیں شفاعت کرنا سیکھنا ہے اور نہ صرف سیکھنا ہے بلکہ اپنی زندگی میں استعمال کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر ہماری شفاعت صرف اور صرف ہماری ہی حد تک رہے گی تو ہماری اُس شفاعت کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جیسے پولوس رسول کہتا ہے کہ میرے لئے ذعا کرو، اسی طرح میں بھی آپ سب سے کہتا ہوں کہ آپ میرے لئے ذعا کریں۔ اور میں آپ کے لئے ذعا کروں گا۔

" کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں ذعا اور منت کے وسیلہ سے شکر گزاری کے

ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں (فلپیوں 3:6) "

ابھی آپ سب کہیں گے کہ فکر تو ہوتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ فکر کر کے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ کچھ بھی نہیں۔ کیا ہم اپنے سفید بالوں کو کالا کر سکتے ہیں، نہیں۔ کیا ہم اپنی عمر میں کوئی دن بڑھایا کم کر سکتے ہیں، نہیں۔

کیا ہم اپنے حالات کو بدل سکتے ہیں، نہیں۔ یہ مجھے اُن ربیوں سے سیکھنے کو ملی۔ جب میں اسرائیل میں تھا تو ان کا رویہ تھا کہ اگر وہ ڈکھ میں ہے تو کہتے تھے کہ خُداوند تیرا شکر ہو کہ تو ماضی میں ہم سے وفادار رہا اور تو نے ہمارے ماضی کے ڈکھ کو دور کیا، اور تو حال کے ڈکھ کو بھی ضرور دور کرے گا۔ وہ یہ کبھی نہیں کہتے تھے کہ ہم مارے گئے، ہمارے اوپر کسی نے کچھ کر دیا ہے، بلکہ وہ ہر ایک حالت میں خُداوند کا شکر کرتے تھے۔ یہودی اپنے ماضی کے ڈکھوں کو یاد کر کے کہتے تھے کہ خُداوند تو ہمارے ساتھ ماضی میں بھی وفادار رہا اور اب تو حال میں بھی ہمارے ساتھ وفادار رہے گا۔ اس لئے کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں ذعا اور منت کے وسیلہ سے شکر گزاری کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش کی جائیں۔

" ذعا کرنے میں مشغول اور شکر گزاری کے ساتھ اُس میں بیدار رہو (کُلَسِیوں 2:4)

ہم جہاں کہیں چاہے، جیسے چاہے، ہم خُدا کی شکر گزاری اور 24 گھنٹے ذعا کر سکتے ہیں اپنے کام پر، اپنی دکان پر، اپنے باورچی خانے میں، اپنے بستر پر۔ جب میں نے نیا نیا خُدا کو قبول کیا تھا تو صُبح سویرے تقریباً 3 بجے کام کے لئے اُٹھ کر جاتا تھا میرے ساتھ کوئی اور نہیں ہوتا تھا سڑک کے ویران ہوتی تھی یا میں ہوتا تھا یا میرے ساتھ میرا چھوٹا بھائی ہوتا تھا، اور اس کے علاوہ میرے ساتھ خُدا کا روح ہوتا تھا اور میں کام کے دوران ذعا کرتا تھا۔ اور میں خُدا سے خُدا کی مرضی کو جاننے کی کوشش کرتا تھا کہ خُدا کا میری زندگی میں کیا منصوبہ ہے،

اور میں خُدا سے پوچھتا تھا کہ اے خُدا تو نے آج کے دن میرے لیے کیا رکھا ہے آج کے دن تو میرے لیے کیا کرنا چاہتا ہے۔ اور آج مجھ سے تو کیا کروانا چاہتا ہے۔ آج اس سارے دن میں تیری کیا مرضی ہے کہ میں کرو؟ بیدار رہنا ایسا ماحول ہے، ایسی سچائی ہے کہ سوتے ہوئے بھی ہم روحانی طور پر بیدار ہے۔ ہمارے خوابوں میں، ہماری گفتگو میں، ہماری عبادت چلتی رہتی ہے۔ کیا کبھی آپ نے تجربہ کیا کہ آپ سو رہے ہونگے لیکن آپ کی روح بیدار ہوگی۔ میں ایسے ہی کرتا تھا اور بڑا ہی سکون دہ ماحول ہوتا تھا، اور زبور، مناجاتیں، عبادت، ذعائیں، درخواستیں، یہ سب کچھ چلتا رہتا تھا۔

" بلاناغہ ذعا کرو (1- تھسَلینکیوں 5:17)

پولوس کی دعائیاں زندگی سے ہم سیکھ سکتے ہیں کہ وہ ہر ایک ذعا شکر گزاری کے ساتھ کرتا تھا۔ وہ ہر ایک بات میں خُدا کی شکر گزاری کرتا ہے، اس لئے پولوس رسول نے جتنی بھی ذعائیں اپنے خطوط میں لکھی ہیں ان سب کا رویہ اور مرکز شکر گزاری ہے۔ خُداوند میں کرنتھس کے ایمانداروں کے لئے تیری شکر گزاری کرتا ہو، خُدا گلنٹیاں کے رہنے والوں کے لئے شکر گزاری کرتا ہوں،

ان تمام لوگوں کے لئے جو فلیپی میں ہیں ان تمام کے لئے پولوس رسول شکرگزاری کرتا ہے۔ آج آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا کام کیا ہے؟ خوشحالی سب سے بڑا امتحان ہے جب خوشحالی آتی ہے تو بندہ بیدار نہیں ہوتا بلکہ سست ہو جاتا ہے۔ جب ترقی آتی ہے تو بندہ ہڈ حرام ہو جاتا ہے، جب گھر میں ہر ایک چیز موجود ہو تو پھر ذکا کرنے کو دل نہیں کرتا، جب کوئی بھی پریشانی نہ ہو تو پھر بندہ بیوقوفیاں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اسرائیلیوں کو جب خوشحالی ملی تو وہ خوشحالی کے امتحان میں فیل ہوئے۔

آپ سب کو یاد ہوگا کہ جب بنی اسرائیل قوم غلامی میں تھی وہاں پر ان کو طرح طرح کی مشکلوں پریشانیوں کا سامنا تھا، وہاں پر ان کو اینٹ بنانی پڑتی تھی، ان کو لعنتوں کا سامنا تھا، وہاں پر اسرائیل قوم ذلیل کی جاتی تھی، اور وہ بیدار رہتے تھے، ان کو ستایا جاتا تھا حقیر جانا جاتا تھا، اور ان کو ہر روز خوف کا سامنا تھا۔ مصر کے بادشاہ نے اسرائیلیوں کو جن آدمیوں کے حوالہ کیا تھا وہ آدمی ان کو مارتے تھے، ان پر ظلم کرتے تھے، اور ان کو حقیر جانتے تھے، اور نئے جان کر ان کو سزا دیتے تھے۔ لیکن جب خوشحالی آئی تو خوشحالی کا جو پہلا امتحان آیا وہ اُسے پاس نہ کر پائے، ہم تو مصر میں یہ کھاتے تھے، وہ کرتے تھے، یہ ہوتا تھا، اور اس طرح وہ خوشحالی کے پہلے امتحان کو پاس نہ ہو سکے۔

"میں نے تجھ سے دو باتوں کی درخواست کی ہے میرے مرنے سے پہلے ان کو مجھ سے دریغ نہ کر، بطالت اور دروغ گوئی کو مجھ سے دور کر دے اور مجھ کو نہ کنگال کرنے دولت مند۔ میری ضرورت کے مطابق مجھے روزی دے، ایسا نہ ہو کہ میں سیر ہو کر انکار کروں اور کہوں خداوند کون ہے؟ یا مبادا محتاج ہو کر چوری کروں اور اپنے خدا کے نام کی تکفیر کروں

(امثال 8-7:30)

یافہ کے بیٹے انور کی دعا آپ کی دعا ہو سکتی ہے اور یہ میری اور میری بیوی کی دعا ہے، بطالت سے مراد ہر طرح کی وہ گندی باتیں، ہر طرح کی وہ غلیب سوچیں ہیں۔ اور خداوند کا بندہ کہتا ہے کہ میرے منہ پر ان باتوں کے خلاف پہرا بٹھا، یعنی ایسی تمام باتوں کو مجھ سے دور کر دے۔ اگر ہم کنگال ہو جائے گے تو چوری کرے گے، کسی انسان پر ہاتھ اٹھائیں گے، کسی سے بھیک مانگیں گے، اس لئے خدا کا بندہ کہتا ہے کہ نہ مجھے کنگال کر اور نہ ہی مجھے زیادہ دولت مند کر۔ بلکہ میری ضرورت کے مطابق مجھے روزی دے، ہم سب کی خواہشیں بہت بڑی ہوتی ہے، ہر کسی کی خواہش ہے کہ میرے پاس پہننے کے لئے اچھے کپڑے ہو، بڑی گاڑی ہو۔ اچھی بات ہے خواہشیں کریں لیکن خواہش اور ضرورت کے درمیان فرق کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے۔ اور جب خوشحالی آتی ہے تو ہم خدا کو بھول جاتے ہیں۔

اس آیت میں جو رویہ بیان کیا گیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم گلیوں میں، محلوں میں جا کر کہنا شروع کر دے گے کہ خُدا کون ہے، نہیں بلکہ جس رویہ سے یہاں پر یاقہ کا پیٹہ اُبور بات کر رہا ہے دراصل وہ ہمیں بتانا چاہتا ہے کہ جب خوشحالی آتی ہے بندہ کے پاس ہر طرح کی سہولت موجود ہے، تو وہ اپنے دل میں سوچتا ہے کہ اب مجھے ذُعا کی کوئی ضرورت نہیں،

وہ کہتا ہے کہ اب مجھے خُدا کے ساتھ رفاقت کی کوئی ضرورت نہیں۔ مجھے اس بات کا نہیں پتا کہ لوگ جب تنخواہ لے کر آتے ہیں تو وہ کس بات کے لئے خوش ہوتے ہیں؟ تنخواہ لینے کے لئے یا پھر اُسے خرچ کرنے کے لئے، یا پھر تنخواہ لیتے ہی اپنے ہاتھ میں پکڑ کر کہنا کہ اے خُدا میں اپنی پیداوار کے پہلے پھلوں میں سے تجھے خوش کروں گا۔ میری یہ ذُعا ہے ایسا رویہ ہم سب کا ہو۔ آپ میں سے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو پیسے ملنے سے دو مہینے پہلے ہی سوچ لیتے ہیں کہ ہم نے ان پیسوں کو کہا کہا خرچ کرنا ہے لیکن اُس حساب میں خُدا کا نام نہیں ہوتا۔

اور اسی وجہ سے خوشحالی کا امتحان فیل ہو جاتا ہے۔ سو ہم خوشحالی کے ٹیسٹ میں پاس ہو سکتے ہیں اگر ہم یاقہ کے بیٹے اُبور کی ذُعا کو اپنی ذُعا بنا لے۔ اس لئے ہمیں خوشحالی میں ذُعا کرنے کی ضرورت ہے کہ اے خُدا ایسا نہ ہو کہ میں اس بات میں تیرا انکار کرو۔ میری اُمید ہے کہ آپ اس ذُعا کو اپنی ذُعا بنائے گے۔

آمین !!!

پیغام: (انجیل کا قرضدار) پادری فیصل جان

مسیح ٹائپیر: (بائبل کا طالب علم) شیراز لطیف

گریس بائبل چرچ پاکستان

خُدا کے کلام کو مزید سیکھنے کے لیے وزٹ کریں ہماری ویب سائٹ

www.gbcpakistan.org